ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol8 N01

2024

سعادت حسن منٹو کے افسانوں میں ماحولیاتی شعور

Samina Begum

Ph.D. Urdu scholar Lahore Garrison University Lahore

Dr. Haroon Qadir

Lahore Garrison University, Lahore

Dr. Ata Ur Rehman Meo

Lahore Garrison University, Lahore

Abstract:

Saadat Hassan Manto needs no introduction. His literary services in Urdu literature are commendable. He created his own unique style in fiction writing. In his fiction we find emotional and psychological factors prominently. Along with this, if his fictions are studied, we find that environmental consciousness is also clearly visible in his fictions. The love of nature and the description of natural scenes are often found in his fictions. They want to see the environment in its original state clean and tidy.

کلیدی الفاظ:

مشاغل۔ ماحول۔ ماحولیات۔ تنازعات۔ جذ بات۔ جنسیات۔ نفسیات۔ اجاگر۔ حقائق۔ سماجی مسائل۔ وابستگی۔ دھواں۔ فطرت۔ فن کاری۔ اعتراف۔ مہارت۔ تقسیم ہند۔ مقدمات۔ قلم بند۔ تلخ حقائق۔ رتی۔ ماشہ۔ تولہ۔ تنازعات۔ تصانیف۔ وکلا۔ مفکر۔ اثرات۔

سعادت حسن منٹو اردو ادب کا مشہور نام ہیں۔ وہ ۱۱ مئی ۱۹۱۲ء کو پنجاب کے مشہور علاقے لدھیانہ کے ضلع سمرالہ کے ایک گاؤں پاپرودی میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق وکلا کے خاندان سے تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے فکری مشاغل پر بہت زیادہ اثرات ہوئے۔ انھوں نے افسانہ نگاری میں بہت نام کمایا۔ ان کی افسانہ نگاری نے کئی تنازعوں کو جنم دیا۔ ان پر کئی مقدمات قائم ہوئے۔ وہ یہ مقدمات بھگتتے بھگتتے دنیا سے اٹھ گئے۔

سعادت حسن منٹو کے ادبی مشاغل کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ منٹو نے اپنی ادبی زندگی میں جن اصناف پر زیادہ خامہ فرسائی کی اس میں افسانہ نگاری اور ڈراما نگاری بہت نمایاں ہیں۔ انھوں نے سیکڑوں افسانے اور ڈرامے تحریر کیے۔ ان کی تحریروں میں انسانی جذبات کی عکاسی کے ساتھ ساتھ سماجی مسائل کو اجاگر کرنے پر بہت توجہ دی گئی ہے۔ انھوں نے زندگی کے تلخ حقائق کو نہایت جرأت سے بیان کیا ہے۔ ہندوستان کی تقسیم کے حالات کو بھی نہایت خوبی سے قلم بند کیا ہے۔

فلم اور صحافت کے میدان میں بھی منٹو کی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ انھوں نے فلم انڈسٹری کے پنپنے میں اپنا حصہ ڈالا۔ مختلف فلمیں بھی لکھیں۔ صحافت ان کا اہم میدان رہا۔ انھوں نے مختلف اخبارات اور رسائل میں لکھا۔ اس طرح وہ کئی ادبی رسائل سے وابستہ رہے۔

ان کی تحریروں پر تنازعات پیدا ہوئے۔ ان کی بعض تحریروں کی وجہ سے انھیں بہت زیادہ طعن تشنیع کا نشانہ بھی بنایا گیا۔ انھیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ فحاشی کے مقدمات بننے کے باوجود اس نے جسے سچ سمجھا اسے بتانے میں ہرگز پس و پیش سے کام نہ لیا۔

سعادت حسن منٹو نے اردو ادب میں بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ ان کا طرز تحریر خاص کشش رکھتا ہے۔ ان کی راست گوئی اور پسماندہ طبقات کے مسائل سے گہری ہمدردی، انتہائی قابل تحسین ہے۔ ان کا شمار جنوبی ایشیا کے اہم ادیبوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے ۱۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو وفات پائی۔

انھوں نے تصانیف کی شکل میں بہت سا ادبی ذخیرہ چھوڑا۔ ان کی کچھ اہم کتب درج ذیل ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol8 N01
2024

- کروٹ
- افسانے اور ڈرامے
- کالی شلوار
- کٹاری
- سڑک کے کنارے
- آؤ
- دستاویز
- دھواں
- نمرود کی خدائی
- سیہ حاشیے۔
- انارکلی
- بادشاہت کا خاتمہ
- برقعے
- برقعہ
- چغد
- منٹو کے حاشیے
- گنجے فرشتے
- آؤ
- بغیر اجازت
- اوپر نیچے اور درمیان
- آتش پارے اور سیاہ حاشیے
- سرکنڈوں کے پیچھے
- پھندنے
- لاؤڈ سپیکر
- منٹو کے خطوط
- مینا بازار
- شیطان
- شکاری عورتیں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol8 N01
2024

- بڑھا کھوسٹ
- جنازے
- نیلی رگیں
- تین عورتیں
- رتی، ماشہ، تولہ
- سو کینڈل پاور کا بلب
- منٹو کے ڈرامے
- خالی بوتلیں خالی ڈبے
- نور جہاں سرور جہاں
- تلخ شیریں اور شیریں
- ٹوبہ ٹیک سنگھ
- لذت سنگ
- یزید
- شادی
- زہرہ
- منٹو کے مضامین

سعادت حسن منٹو اردو کے نامور افسانہ نگار تھے۔ انھوں نے افسانوی ادب میں بے پناہ اضافہ کیا۔ ان کے افسانوں میں نفسیات اور جذبات کا تسلط دکھائی دیتا ہے۔ منٹو اپنی زندگی میں مختلف قسم کے الزامات کی زد میں بھی رہے۔ ان پر فحش لکھاری ہونے کے الزامات لگائے گئے اور ان کی بے باکانہ تحریروں کی بنیاد پر انھیں قید و بند کو بھی برداشت کرنا پڑا۔ وہ کہانی بنانے اور بیان کرنے کے بادشاہ ہیں۔ جزئیات نگاری میں خوب ملکہ حاصل ہے۔ وہ تصویر کے دونوں رخ پیش کرتے ہیں۔ خوبی اور کمزوری کو اجاگر کرنے میں منٹو ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ قاری ان کی تصویر کے دونوں رخوں کو واضح طور پر دیکھ سکتا ہے۔ کوئی اس سے اچھا تاثر لے یا برا تاثر لے، منٹو کو اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ ان کے بارے میں کوئی کیا کہے گا، یہ تو انھوں نے کبھی سوچا ہی نہیں۔ منٹو کے افسانے مصور کی ایسی تصویر ہیں جو لباس کی حدوں کو بھی عبور کر جاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ لباس کے پردے کے پیچھے کیا کچھ پوشیدہ ہے۔

برج پریمی کے بقول:

> ”منٹو ایک چابک دست مصور کی طرح معمولی سے معمولی واقعات یا معمولی سے معمولی جزئیات کی تصویر کھینچنے میں ایسی مہارت رکھتے ہیں کہ پوری تصویر اپنی تمام خوب صورتیوں اور بدصورتیوں کے ساتھ سامنے آ جاتی ہے۔ ایسی چیزیں جن پر دوسروں کی نگاہ نہیں پڑتی منٹو کی نظر سے نہیں بچ سکتیں۔ لیکن کسی افسانے کے سیاق و سباق میں جب ہم ان جزئیاتی کیفیات کا تجزیہ کرتے ہیں تو اس سے افسانہ ابھرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اس منٹو کی فن کاری کی عظمت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔“(1)

حرف و سخن
HARF-O-SUKHAN
Urdu Research Journal of PAKISTAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol8 N01
2024

منٹو کے افسانوں میں ماحولیات کے حوالہ سے جائزہ لینے سے قبل ماحولیاتی تنقید کے معانی اور مفہوم کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ ماحولیات کا مفہوم ماحول سے زیادہ وسعت پذیر ہے۔ماحولیات حیاتیات اور ان کے ماحول کے درمیان عوامل کے تجزیے اور مطالعے کا نام ہے۔ سائنسی نقطۂ نظر سے ماحولیات دراصل ماحولیاتی نظام کو سمجھنے کا کردار ادا کرتی ہے۔ گویا ماحولیات با قاعدہ ایک سائنس ہے۔ جس میں مشاہدہ، تجربہ اور نتائج کی بازیافت کا عمل جاری رہتا ہے۔ماحولیات عام طور پر ماحول کی زندگی، ساخت، خصوصیات اور ان کے اثرات کی پرکھ کرتی ہے۔

چونکہ دونوں تصورات میں ایک خاص قرب موجود ہے اس لیے اکثر یہ سمجھنے میں الجھن پیدا ہو جاتی ہے کہ دونوں میں کیا فرق ہو سکتا ہے؟ اسی مشابہت کے سبب دونوں کو ایک جیسا سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت میں دونوں بالکل مختلف اور الگ الگ ہیں۔ماحول میں تمام جاندار اور بے جان مخلوقات موجود ہیں۔ماحولیات ایک طرف حیاتیات کے باہمی عمل اور دوسری طرف حیاتیات اور ان کے ماحولیاتی سسٹم کے درمیان سائنسی تحقیقات سے متعلق ہے۔

ماحولیاتی سائنس کا کام ماحولیات مسائل اور ان میں موجود زندگی کو متاثر کرنے والے اندرونی اور بیرونی عناصر کی تشخیص کا نام ہے۔ تاکہ ان مسائل کا حل بھی ڈھونڈ لیا جائے۔ماحول کی کوئی بھی شے جب ادب میں شامل ہوتی ہے اور ہم پلٹ کر دیکھتے ہیں تو اسے ماحولیاتی تنقید کہتے ہیں۔ نقاد جب ماحول سے اٹھنے والی ہر ہر شے کو زیر بحث لاتا ہے تو وہ دراصل ماحولیاتی تنقید کی بات کر رہا ہوتا ہے۔

تنقید دراصل کسی ادبی تحریر کو سمجھنے اور سمجھانے کا نام ہے۔ اس لیے اگر ادبی تحریر اور ماحول کے باہمی تعلق کا مطالعہ کیا جائے تو اسے ماحولیاتی تنقید کہا جاتا ہے۔

شمس الحق کے بقول:

> "ایکولوجی Ecology یونانی الاصل لفظ سے یہ لفظ مرکب ہے۔ یہ دو لفظوں یعنی olkos جس کے معنی ہیں گھر اور logos جس کے معنی ہیں مطالعہ۔ چنانچہ Ecology کہتے ہیں organism یعنی حیات (خواہ حیوان ہو یا نباتات) کا اپنے ماحول سے باہمی تعلق کا مطالعہ۔"(2)

ماحولیاتی تنقید ادب میں ماحولیاتی شعور کا پتہ لگانا ایکو تنقید جو کہ ادبی اور ثقافتی کا ایک بڑھتا ہوا میدان ہے۔ دور حاضر میں لفظ ماحول کو Environment کہا جاتا ہے اور ماحولیات کو Ecosystem کہتے ہیں۔

ہادی رضا کے بقول:

> "ماحول کے لیے انگریزی زبان میں Environment کا لفظ استعمال ہوتا ہے یہ قدیم فرانسیسی زبان کے لفظ Environner سے ماخوذ ہے اور اسی لفظ سے انگریزی میں زبان میں داخل ہوا ہے۔ اس لفظ کے معنی "گھرنا" کے ہیں۔ یہ اکثر زبانوں میں ایک جدید اصطلاح ہے اس کے مفہوم کو ادا کرنے کے لیے جرمنی زبان میں umvelt ہندی زبان میں paryavaran ہسپانوی زبان میں medioambiente جاپانی زبان میں kankyo اور عربی زبان میں البنیۃ کا لفظ مستعمل ہے۔"(3)

سعادت حسن منٹو کا تعلق کشمیر سے تھا۔ وہ اپنے علاقے کے حسن پر فریفتہ تھے۔ اسی حسن کے پس منظر میں وہ فطرت اور ماحول کو دیکھتے ہیں۔ وہ ایک صاف ستھرے ماحول، صاف شفاف فضا، اونچے پہاڑ، بہتے دریا، کھیت اور کھلیان ان کی تحریر میں ملتے ہیں۔ جس سے ان کی ماحول اور فطرت سے وابستگی کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔ مناظر فطرت کی خوب صورتی کو انھوں نے دل کھول کر بیان کیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol8 N01
2024

سعادت حسن منٹو نے اپنے افسانے ''موسم کی شرارت'' میں قدرتی مناظر کی منظر کشی کی ہے۔ جو ان کے فطری ذوق اور رومانویت کو ظاہر کرتی ہے۔ منٹو نے اپنے وطن کشمیر کے موسم ہوا، پہاڑ، ہری ہری گھاس، وادیوں کی خوش بو اور خالص دیہات اور کوہستانی مناظر کی بہترین انداز میں عکس بندی کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ منٹو فطرت اور انسان کو باہم قریب دیکھنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر صالحہ زریں اپنے مضمون ''موسم کی شرارت ایک تجزیہ'' میں لکھتی ہیں:

''منٹو نے قدرت کی حسین منظر کشی کی ہے۔ کہانی کی ابتدا ایک اسی منظر سے آگے بڑھتی ہے۔ وہ گیلی ہوا اور پہاڑیوں کی گھاس کی بھینی بھینی باس سے لذت محسوس کرتے ہیں کہ اس کی نظر ٹیلے پر جا کر رک جاتی ہے۔ جہاں دو بکریاں ایک محبت سے ایک دوسرے کے سینگوں سے کھیل رہی ہیں۔ تھوڑی دور ایک بھاری بھر کم بھینس کی ٹانگ سے لپٹ کر اسے ڈرانے کی کوشش کر رہا تھا اور بھونک بھی رہا تھا۔'' (4)

سعادت حسن منٹو کے افسانوں میں ماحولیاتی مسائل کا تذکرہ بدرجۂ غایت تو موجود نہیں ہیں، انھوں نے جذباتی اور نفسیاتی مسائل کو بنیاد بنایا ہے۔ البتہ ان کی تحریروں میں ہندوستانی اور سماجی پس منظر میں ماحولیات اور ماحولیاتی مسائل کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

منٹو اپنے افسانے ''ٹیڑھی کھیر'' میں دو کرداروں کے درمیان مکالمہ تحریر کرتے ہیں:

''ایک اس نے اپنی ٹانگوں کو سینے سے جوڑ کر، بڑے دل کش انداز میں، مجھ سے کہا تھا: عباس اگر مجھے اور کوئی کام نہ ہو تو بخدا میں اپنی ساری زندگی کشمیر کی پہاڑی سڑکوں پر چڑھنے اترنے میں گزار دوں۔'' (5)

درج بالا اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منٹو فطرت کا کتنا دلدادہ تھا۔ پہاڑی حسن ان کے دل میں گھر کر چکا تھا۔ وہ فطرت کے قریب رہنا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ دنیا کی تمام مصروفیات سے کسی طرح جان چھڑا کر عمر بھر دامن کوہ میں ٹھکانہ بنالے۔ اس اقتباس میں منٹو کا اپنے وطن سے محبت کا جذبہ بھی یقیناً عیاں ہو رہا ہے۔ لیکن دوسری جانب قدرتی مناظر کے حسن سے الفت بھی واضح ہو رہی ہے۔ ایسا کیا کچھ ہے کہ وہ اپنی بقیہ زندگی ان پہاڑوں کی نذر کرنا چاہتے ہیں؟

سعادت حسن منٹو کے افسانے ''شغل'' کا ایک اقتباس ملاحظہ کیجیے:

''یہ پچھلے دنوں کی بات ہے جب ہم برسات میں سڑکیں کو صاف کر کے اپنا پیٹ پال رہے تھے۔ ہم میں سے کچھ کسان تھے اور کچھ مزدوری پیشہ، چونکہ پہاڑی دیہاتوں میں روپے کا منہ دیکھنا بہت کم نصیب ہوتا ہے اس لیے ہم سب خوشی خوشی چھ آنے روزانہ پر سارا دن پتھر اٹھاتے رہتے تھے جو بارشوں کے زور سے ساتھ والی پہاڑیوں سے لڑھک لڑھک کر سڑک پر آگرتے تھے۔ پتھروں کو سڑک پر سے ہٹانا تو خیر ایک معمولی کام ہے۔ ہم تو اس اجرت پر ان پہاڑوں کو ڈھانے پر بھی تیار تھے جو ہمارے گردو پیش سیاہ اور ڈراؤنے دیوؤں کی طرح اکڑی کھڑی تھیں۔'' (6)

درج بالا افسانے میں کسان، مزدور، پہاڑ اور دیو وغیرہ قدیم اور صاف ستھرے ماحول اور فطرت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انسان کی تسخیر کائنات کی خواہش جس طرح ماحول پر اثرانداز ہو رہی ہے اس کی بھی عکاسی کی گی ہے۔ یہاں مزدور چند پیسوں کے عوض پتھر ہٹا رہے ہیں۔ وقتی فائدے سے وہ اس قدر متاثر ہیں کہ وہ چند پیسوں کی خاطر پہاڑوں کو بھی ڈھانے پر تیار ہیں۔ منٹو کے بقول انسان محض ذاتی اور وقتی مفاد کو مد نظر رکھ کر فطرت سے ہر قسم کی چھیڑ چھاڑ کرنے کے لیے تیار ہے۔ چاہے اس سے کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ اسی رویے نے ماحول کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔

ان کا افسانہ ''پھولوں کی سازش'' میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے پھولوں کی بغاوت کو ظاہر کیا ہے۔ منٹو جیسے باغی ذہن نے پھولوں میں کانے مالی کے کھردرے ہاتھوں کی خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے۔ یہاں منٹو ''کانا مالی'' کے پس منظر میں انسانی بالادستی کے خلاف علم بغاوت بلند کیا ہے۔ انھوں نے یہ بتایا ہے کہ وہ چنبیلی کی کلی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol8 N01
2024

جس نے کبوتر کی مانند آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے اپنے سحر سے گلاب کو تو مسحور کر کے اس کے ارادے سے باز رکھا لیکن اگلے ہی دن وہ بھی اسی گلاب کے ساتھ کانے مالی کے کھر درے ہاتھوں کا نشانہ بن گئی۔ منٹو یہاں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ انسانی ہاتھ بڑی سرعت کے ساتھ فطرت کو تباہ کرتا چلا جارہا ہے۔

منٹو اپنے افسانے "پھولوں کی سازش" میں لکھتے ہیں:

> "اور چنبیلی کی نازک اداکلی گلاب کے تھراتے ہوئے گال کے ساتھ لگ کر سو گئی۔ گلاب مدہوش ہو گیا۔ چاروں طرف سے ایک عرصے تک دوسرے پھولوں کی صدائیں بلند ہوتی رہیں مگر گلاب نہ جاگا۔۔۔ ساری رات وہ مخمور رہا۔ صبح کانا مالی آیا اس نے گلاب کے پھول کی ٹہنی کے ساتھ چنبیلی کی کلی چمٹی ہوئی پائی۔ اس نے اپنا کھر درا ہاتھ بڑھایا اور دونوں کو توڑ لیا۔"(7)

اس افسانے میں منٹو نے علامتی انداز میں یہ ثابت کیا ہے کہ فطرت کے خلاف انسانی کامیابیاں دراصل خود فطرت کی خاموشی اور سمجھوتے کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ جس طرح کسی درخت کو کلہاڑے سے کاٹا گیا تو درخت نے کلہاڑے سے کہا کہ مجھے کاٹنے میں تو کبھی بھی کامیاب نہ ہوتا اگر تیرے ساتھ خود میری برادری (کلہاڑے کی لکڑی) شامل نہ ہو جاتی۔ یہاں بھی یہی سمجھایا جارہا ہے کہ گلاب کو کانے مالی نے کس طرح مثل ڈالا۔

سعادت حسن منٹو کے افسانوں میں ماحولیاتی مسائل کے حوالے سے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ انھوں نے سماجی مسائل جس میں انسانی نقل مکانی اور انسانی تکالیف جیسے موضوعات پر خوب خامہ فرسائی کی ہے۔ اگرچہ ان کے افسانوں میں ماحولیاتی مسائل پر براہ راست قلم فرسائی تو نہیں کی گئی ہے۔ البتہ ان کے افسانے ماحولیاتی اور سماجی و معاشرتی حالات کی عکاس ضرور ہیں۔ ماحولیاتی اثرات ان کے افسانوی کرداروں کی نفسیات پر اثرانداز ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

ماحولیات کے ضمن میں ان کے افسانوں میں جو پہلو سامنے آتے ہیں ان میں آب و ہوا اور ماحولیاتی پس منظر نمایاں ہے۔ مثال کے طور پر ان کا افسانہ "کھول دو" اس کی بہترین مثال ہے۔ اس افسانے میں تقسیم ہندوستان کے نتیجے میں ہونے والی نقل مکانی کو خوب صورتی سے اجاگر کیا گیا ہے۔ اس افسانے میں پناہ گزینوں کو نا صرف سماجی بلکہ ماحولیاتی مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس افسانے کے کرداروں کو ماحولیاتی اور سماجی عدم استحکام کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی طرح ان کے افسانے "ٹھنڈا گوشت" کی کہانی میں موسمی شدت اور ماحول کے اثرات ان کے کرداروں پر واضح دکھائی دے رہے ہیں۔ منٹو نے ماحولیات مسائل کو جذبات اور نفسیات پر اثرانداز ہوتے دکھایا ہے۔

ماحولیات کے تناظر میں شہری اور دیہاتی زندگی کا تضاد بھی اہم پہلو ہے۔ منٹو نے شہری اور دیہی زندگی کی تفاوت کو اچھے انداز میں بیان کیا ہے۔ ان کا افسانہ "نیا قانون" شہری اور دیہاتی زندگی کے تضاد کو بیان کر رہا ہے۔ براہ راست نہ سہی لیکن بالواسطہ شہری آلودگی اور دیہاتی سادگی اور فطرت سے وابستگی کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح افسانہ "کالی شلوار" میں شہری زندگی، مسائل اور غیر صحت مندانہ سرگرمیوں کو نمایاں کیا گیا ہے اور ان ماحولیاتی مسائل کا اثر کرداروں کی زندگیوں کو متاثر کر رہا ہے۔

منٹو کے ہاں ماحولیات کا اخلاقیات پر بھی اثر ہوتا ہے۔ ان کا افسانہ "سڑک کے کنارے" اس کی بہترین مثال ہے۔ افسانے میں سڑک کے کنارے بسنے والے لوگوں کی زندگی میں ماحولیات مسائل کے اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح افسانہ "دو قومیں" فرقہ ورانہ فسادات کی وجہ سے قدرتی وسائل میں کمی سے پیدا ہونے والے مسائل کا عکاس ہے۔

منٹو کا افسانہ "بو" ماحول کی بدبو اور ماحول کے غیر معیاری حالات کے کرداروں پر اثرات کو اجاگر کر رہا ہے۔ منٹو کے افسانے زیادہ تر انسانی تجربات، سماجی عدم مساوات اور اخلاقی مسائل کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ تاہم ان افسانوں میں ماحولیاتی مسائل اور معاشرتی ناہمواریوں کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

منٹو کے افسانے اگرچہ جذبات نگاری، نفسیات اور جنسیات کے موضوعات سے بھرپور ہیں۔ انھوں نے بلاواسطہ طور پر انھیں موضوع بحث بنایا ہے۔ انھوں نے حقیقت نگاری کے قلم سے وہ حقائق بیان کیے ہیں جو شاید کوئی اور بیان کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتا۔ یہ حوصلہ انھیں مہنگا بھی پڑا، انھیں پس زندان بھی جانا پڑا، معاشرے کی طعن وملامت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ تاہم انھیں جو درست لگا وہ بیان کر دیا۔ اس روش نے انھیں تکالیف کا سامنا کرنے پر بھی مجبور کیا۔ سعادت حسن منٹو کے افسانوں میں حقائق کی بازیافت دکھائی دیتی ہے۔ انھوں اسی حقیقت کے پیش نظر فطرت سے جڑنے کی کوشش کی۔ انھوں نے فطری مناظر اور نظاروں کی عکس بندی کی۔ یہ منظر کشی ان کی جذبات نگاری کی سرحدوں سے ملتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ پہاڑ، درخت، دریا، دیہات، سادہ طرز زندگی کی عکاسی ان کے افسانوں میں ملتی ہے۔ منٹو کے نزدیک ماحول کی سادگی اور ماحول کی اصل کو انسانی جذبات کی برانگیختی نے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ انسان کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے یہ نہیں دیکھتا کہ اس کے اثرات کیا ہوں گے۔ یہی رویہ ماحول کے ساتھ انسان برتتا چلا آرہا ہے۔

حواشی

1. برج پریمی، سعادت حسن منٹو: حیات اور کارنامے، جموں کشمیر، رچنا پبلی کیشنز، 2013ء، ص:229
2. شمس الحق، ماحولیات، اسلام آباد، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، 2003ء، ص:101
3. ہادی رضا، قانون اسلامی میں ماحولیاتی تحفظ، غیر مطبوعہ مقالہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا، 2017ء، ص31
4. بازیافت، سری نگر، کشمیر یونیورسٹی، 2012ء، ص:117
5. منٹو، سعادت حسن، منٹو کے افسانے، لاہور، مکتبہ اردو، 1941ء، ص:36
6. منٹو، سعادت حسن، منٹو کے افسانے، لاہور، مکتبہ اردو، 1941ء، ص:21
7. منٹو، سعادت حسن، دھواں، دہلی، ساقی بک ڈپو، 1981ء، ص :123